سوال

(328) طلاق کے بعد رجوع کی مدت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے تحریری طور پر اپنی بیوی کو طلاق دی جو اس نے وصول کرلی تقریباً دوماہ کے اندر اندر مذکورہ شخص رجوع کے ارادہ سے اپنے ایک رشتہ دار کے ہمراہ سسرال کے شہر گیا لیکن لڑائی جھگڑے کے خدشہ کے پیش نظر سسرال کے ہاں خود جانے کے بجائے اپنے رشتہ دار کو برائے مصالحت بھیج دیا اس وقت مصالحت نہ ہوسکی ،اب تقریباً چار سال بعد ہماری بیوی صلح پر آمادہ ہے اور ایک ساتھ رہنے کے لئے تیار ہیں ۔اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ مذکورہ شخص کو رجوع کا فائدہ پہنچتا ہے یا انہیں دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہمارے ہاں رجوع کے متعلق چند غلط فہمیاں ہیں ،اس لئے پہلے رجوع کی حیثیت سمجھنا ضروری ہے ،اس کے متعلق چند بنیادی باتیں حسب ذیل ہیں :

1۔ طلاق ،رجوع دونوں خاوند کا حق ہیں سسرال یا بیوی کا قبول کرنا یا اس پر اپنی رضامندی کا اظہار کرنا ضروری نہیں ہے ۔

2۔ رجعی طلاق دینے کی صورت میں اگر دوران عدت رجوع کا پروگرام بن جائے تو سابقہ نکاح برقرار ہے ۔تجدید نکاح کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے ۔

3۔ اگرعدت گزرنے کے بعد رجوع کا خیال آیا تو اب تجدید نکاح سے رجوع ہوسکے گا کیونکہ پہلا نکاح ختم ہوچکا ہے ۔اس صورت میں سرپرست کی اجازت ،بیوی کی رضامندی ضروری ہے حق مہر اور گواہوں کا بھی از سر نو اہتمام کرنا ہوگا ۔

4۔ رجوع گفتگو سے بھی ہوسکتا ہے اور وظیفہ زوجیت ادا کرنے سے بھی ،خلوت صحیحہ کا میسر آنا بھی اس حکم میں ہے ۔بشرطیکہ رجوع کی نیت ہو۔

صورت مسئولہ میں اگر خاوند نے اپنے رشتہ دار کے سامنے رجوع کا زبانی اظہار کیا ہے اور اپنے سسرال کے ہاں یہ کہہ کر بھیجا ہے کہ میں نے رجوع کرلیا ہے اس بنا پر میرے ساتھ صلح کی جائے تو اس صورت میں اس کا رجوع صحیح ہے ،چونکہ یہ تحریک دوران عدت ہی چلائی گئی تھی ،لہٰذا نئے نکاح کی ضرورت نہیں ہے اگر اس کے برعکس اس نے زبانی طور پر اپنے رشتہ دار کے سامنے رجوع کا اظہار نہیں کیا اور نہ ہی اس نے سسرال بھیجتے وقت اسے یہ ہدایت دی ہے تو اس صورت میں رجوع نہیں ہوگا ۔اب چونکہ عدت گزرنے کے بعد فریقین صلح پر آمادہ ہوئے ہیں ،لہٰذا مؤخر الذکر صورت میں انہیں تجدید نکاح کرنا ہوگا ،البتہ اول الذکر صورت میں پہلا نکاح کافی ہے ۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث](#)

جلد:2 صفحہ:346